السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مزاروں کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟ مثلاً ابراہیم دسوقی، السید بدوی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مزار۔ ان قبروں پر جو مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مسجدیں اس حدیث کے تحت آتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَعَنَ اللہ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ)

''یہود و نصاری پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا بہت بڑا ارتداد ہے اگرچہ مذکورہ شخص مسلمان ہونے کا دعوی رکھتا ہو اور جسے اس کی اس حرکت کا علم ہو اسے چاہئے کہ اسے اس برائی سے منع کرے اور نصیحت کرے شاید وہ نصیحت قبول کر کے اس گناہ سے باز آجائے اور توبہ کر لے۔ خصوصاً جب اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کرنے والا رشتہ دار بھی ہو تو اسے نصیحت کرنا اور بھی ضروری ہوتا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

(مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہ، وَذٰالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ) (صحیح مسلم)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مسجد تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، نہ مسجد میں میت دفن کرنا اس قسم کی مسجد میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں۔

(اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْ یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰالِکَ) (صحیح مسلم)

''(سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء و اولیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، سنو! تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس حرکت سے منع کر رہا ہوں۔'' (صحیح مسلم''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ